تفسیرالقرآن

آدابِ مجلس اور فضائل علم

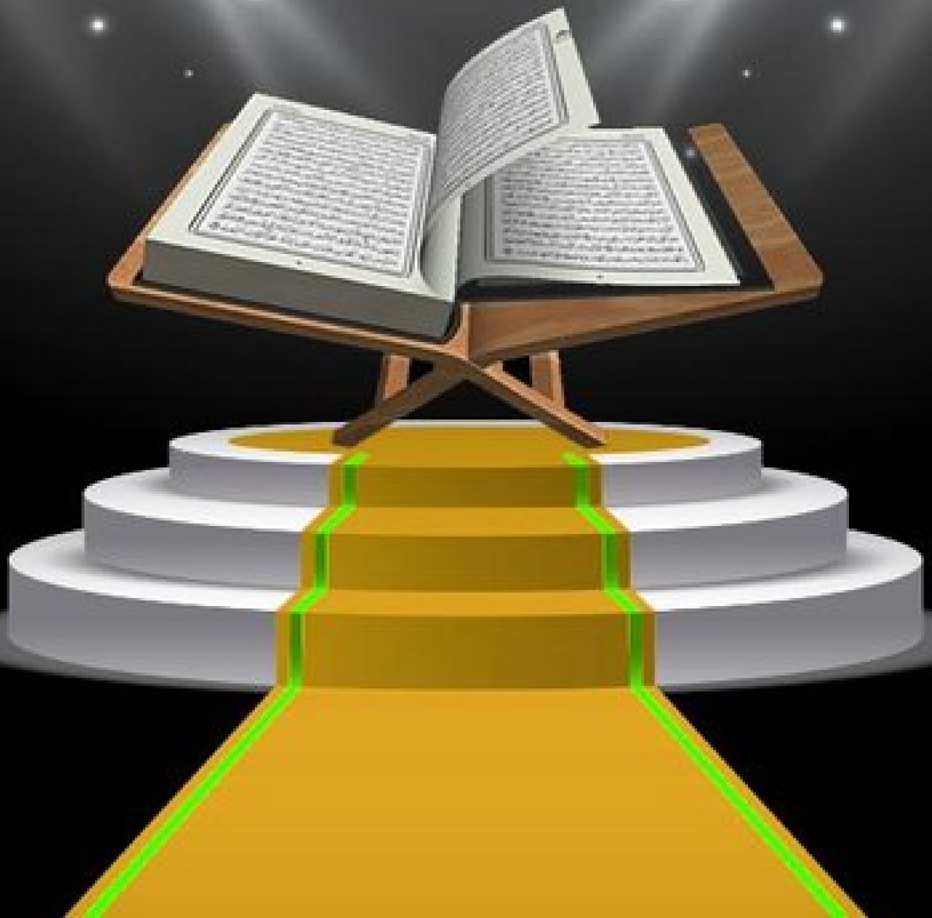

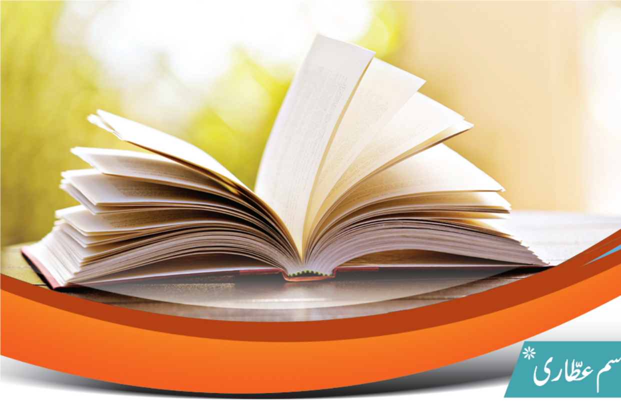

آدابِ مجلس اور فضائلِ علم

مفتی محمد قاسم عطّاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْۚ-وَ اِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ-وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍؕ-وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ(۱۱)﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے (کہ) مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو تو جگہ کشادہ کردو، اللہ تمہارے لئے جگہ کشادہ فرمائے گا اور جب کہا جائے: کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جایا کرو، اللہ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے جن کو علم دیا گیا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

(پ28، المجادلۃ:11)

شانِ نزول نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غزوۂ بدر میں حاضر ہونے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی بہت عزت کرتے تھے، ایک روز چند بدری صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ایسے وقت پہنچے جب کہ مجلس شریف بھر چکی تھی، اُنہوں نے حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کیا۔ حضور پرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جواب دیا، پھر اُنہوں نے حاضرین کو سلام کیا تو اُنہوں نے جواب دیا، پھر وہ اس انتظار میں کھڑے رہے کہ اُن کے لئے مجلس شریف میں جگہ بنائی جائے مگر کسی نے جگہ نہ دی، سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ چیز گراں گزری تو آپ نے اپنے قریب والوں کو اُٹھا کر اُن کے لئے جگہ بنادی، اُٹھنے والوں کو اُٹھنا شاق ہوا تو اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا: اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو تو جگہ کشادہ کردو، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جنّت میں جگہ کشادہ فرمائے گا اور جب تمہیں اپنی جگہ سے کھڑے ہونے کا کہا جائے تاکہ جگہ کشادہ ہو جائے تو کھڑے ہو جایا کرو، اللہ تعالیٰ اپنی اور اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کے باعث تم میں سے ایمان والوں کے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے جن کو علم دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

(تفسیر خازن، پ28، المجادلۃ، تحت الآیۃ:11، 4/240)

اس آیت کے شانِ نزول سے معلوم ہوا کہ صالحین کے لئے جگہ چھوڑنا اور ان کی تعظیم کرنا جائز بلکہ سنّت ہے حتیٰ کہ مسجد میں بھی ان کی تعظیم کی جائے گی۔ حدیثِ پاک میں دینی پیشواؤں اور اساتذہ کی تعظیم کا باقاعدہ حکم دیا گیا ہے، سید المرسلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”جن سے تم علم حاصل کرتے ہو ان کے لئے عاجزی اختیار کرو اور جن کو تم علم سکھاتے ہو ان کے لئے بھی تواضع اختیار کرو اور سرکش عالم نہ بنو۔“ (الجامع لاخلاق الراوی، ص230، حدیث:802) نیک لوگوں کی عزت کرنا اور بوڑھوں کا لحاظ کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا اور اس حاملِ قرآن کی تعظیم کرنا جو قرآن میں غلو نہ کرے اور اس کے احکام پر عمل کرے اور عادل سلطان کی تعظیم کرنا، اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنے میں داخل ہے۔“ (ابوداؤد، 4/344، حدیث: 4843) خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو علماء و مشائخ اور دین داروں کی عزت کرتے ہیں اور بدنصیب ہیں وہ لوگ جو آزادی کے نام پر علماء اور دین داروں کا مذاق اڑاتے اور اپنی آخرت برباد کرتے ہیں۔

مجلس کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ جو شخص پہلے آکر بیٹھ چکا ہو اسے اس کی جگہ سے نہ اٹھایا جائے سوائے کسی بڑی

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

ضرورت کے یا یوں کہ اہم حضرات کے لئے نمایاں جگہ بنادی جائے جیسے دینی و دنیوی دونوں قسم کی مجلسوں میں سرکردہ حضرات کو اسٹیج پر یا سب سے آگے جگہ دی جاتی ہے اور ویسے یہ ہونا چاہیے کہ بڑے اور سمجھدار حضرات سننے کے لئے زیادہ قریب بیٹھیں۔

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے جو لوگ بالغ اور عقل مند ہیں انہیں میرے قریب کھڑے ہونا چاہیے۔" (ابو داؤد،1/267،حدیث:674) اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حضور پرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "لوگوں کو ان کے مرتبے اور منصب کے مطابق بٹھاؤ۔" (ابو داؤد، 4/343،حدیث:4842) البتہ فضیلت اور مرتبہ رکھنے والے حضرات کو چاہیے کہ وہ خود کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھیں کیونکہ کثیر احادیث میں حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: "کوئی شخص مجلس میں سے کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔" (مسلم،ص923،حدیث:5683) حضرت عبدُاللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی دوسری روایت میں ہے، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ ایک شخص کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے البتہ (تمہیں چاہیے کہ) دوسروں کے لئے جگہ کشادہ اور وسیع کردو۔

(بخاری،4/179،حدیث:6269)

آیت وروایات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارا دین ہمیں عقیدے اور عبادات کے ساتھ معاشرتی زندگی کے آداب بھی سکھاتا ہے۔ ایک سچا مسلمان مہذب، شائستہ، سلجھا ہوا اور بااخلاق ہوتا ہے۔

آیت کے آخری حصے میں فرمایا گیا کہ علمائے دین کے درجے دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ نے بلند کئے ہیں۔ حضرت عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسی آیت کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: اے لوگو! اس آیت کو سمجھو اور علم حاصل کرنے کی طرف راغب ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ مومن عالم کو اس مومن سے بلند درجات عطا فرمائے گا جو عالم نہیں ہے۔

(تفسیر خازن، پ28، المجادلۃ، تحت الآیۃ:11، 4/241)

یہاں موضوع کی مناسبت سے علم اور علماء کے 15 فضائل ملاحظہ ہوں

(1) ایک ساعت علم حاصل کرنا ساری رات قیام کرنے سے بہتر ہے۔ (مسند الفردوس،2/441،حدیث:3917) (2) علم عبادت سے افضل ہے۔ (کنز العمال،جزء5، 10/58،حدیث:28653) (3) علم اسلام کی حیات اور دین کا ستون ہے۔ (کنز العمال، جزء10، 5/58،حدیث:28657) (4) علماء زمین کے چراغ اور انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے وارث ہیں۔ (کنز العمال، جزء5، 10/59،حدیث:28673) (5) مرنے کے بعد بھی بندے کو علم سے نفع پہنچتا رہتا ہے۔ (مسلم،ص684، حدیث:4223) (6) ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔ (ترمذی،4/311،حدیث:2690) (7) علم کی مجالس جنّت کے باغات ہیں۔ (معجم کبیر،11/78،حدیث:11158) (8) علم کی طلب میں کسی راستے پر چلنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ جنّت کا راستہ آسان کردیتا ہے۔ (ترمذی،4/312،حدیث:2691) (9) قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہداء کے خون کا وزن کیا جائے گا تو ان کی سیاہی شہداء کے خون پر غالب آجائے گی۔ (کنز العمال،جزء10، 5/61، حدیث: 28711) (10) عالم کے لئے ہر چیز مغفرت طلب کرتی ہے حتی کہ سمندر میں مچھلیاں بھی مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔ (کنز العمال، جزء10، 5/63، حدیث:28733) (11) علماء کی صحبت میں بیٹھنا عبادت ہے۔ (مسند الفردوس، 4/156،حدیث:6486) (12) علماء کی تعظیم کرو کیونکہ وہ انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے وارث ہیں۔ (تاریخ ابن عساکر، 37/104) (13) اہلِ جنّت، جنّت میں علماء کے محتاج ہوں گے۔ (تاریخ ابن عساکر، 51/50) (14) علماء آسمان میں ستاروں کی مثل ہیں جن کے ذریعے خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ پائی جاتی ہے۔ (کنز العمال،جزء10، 5/65،حدیث:28765) (15) قیامت کے دن انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے بعد علماء شفاعت کریں گے۔ (کنز العمال، جزء5، 10/65،حدیث:28766)

علم سیکھنے اور علماء کی تعظیم و تکریم کرنے والے یہ فضائل پاتے ہیں اور علم سے دور اور علماء کے بے ادب خدا کی رحمت سے محروم ہوتے ہیں۔